Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۷ رجب ۱۳۹۴ھ ، ۷ ظہور ۱۳۵۳ ہش ، ۷ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۸۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی قابلِ فخر کامیابی کا نمونہ ہے

وہ کامیابی ایسی عظیم الشّان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی

(۱) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی قابلِ فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا آپ رخصت نہیں ہوئے۔ آپ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے تھے چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی۔ آپ کی نبوت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت گئے جب اس تاریکی سے دنیا کو روشن کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات کا یہ بھی ایک اثر اور نمونہ ہے کہ وہ کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے۔" (الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء صـ۱)

(۲) "میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکھتا ہوں تو آپ سے بڑھ کر کوئی خوش قسمت اور قابلِ فخر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی۔ آپ ایسے زمانہ میں آئے کہ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی تھی اور وہ مجذوم کی طرح بگڑی ہوئی تھی اور آپ اس وقت رخصت ہوئے جب آپ نے لاکھوں انسانوں کو ایک خدا کے حضور جھکا دیا اور توحید پر قائم کر دیا۔ آپ کی قوتِ قدسی کی تاثیر کا مقابلہ کسی نبی کی قوتِ قدسی نہیں کر سکتی۔" (الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء صـ۱)

اخبارِ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

بعض بُری خصلتیں اور اُن سے بچنے کی تلقین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۴ نومبر ۱۹۰۹ء کے خطبہ جمعہ میں بعض برائیوں اور ان کی مضرت سے آگاہ کرنے اور ان سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ

زبان کے فرائض میں سے شکر بھی ہے۔ ناشکری کا مرض مسلمانوں میں بہت بڑھ گیا ہے۔ کسی کو نعمت دیتا ہے تو وہ حقارت کرتا ہے۔ اس سے نعمت بڑھتی نہیں اگر انسان شکر کرے تو نعمت بڑھتی ہے۔

مال کی حرص بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ جس کی پانچ تنخواہ ہے وہ چاہتا ہے دس ہو جائے اور جس کی سو ہے وہ دو سو کے لئے تڑپ رہا ہے۔ طالب علموں میں بھی یہ مرض ہے اگر کوئی ان میں سے پاس ہو گیا تو بجائے پر شکر نہیں کرے گا بلکہ یہی کہے گا کہ فلاں کیوں پاس ہوئے ہیں ہم تو چاہتے تھے فسٹ ڈویژن میں نکلتے وظیفہ لیتے۔

کسل و کاہلی بھی ایک گندی صفت ہے جو مسلمانوں میں بڑھ رہی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دعا فرمائی ہے جس کو تشہد میں بعض آئمہ نے فرض لکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ۔ عجز کہتے ہیں اسباب کو مہیا نہ کرنا اور کسل اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینا۔ رسول اللہ کی جماعت تھی کہ ان میں سے کئی لکڑیاں جنگل سے لا کر بیچتے اور اس میں چندہ دیتے اور رات کو قرآن شریف یاد کرتے۔

معاملہ کی صفائی بھی بہت کم دیکھی ہے۔ روپیہ کسی کے قبضہ میں آجائے تو اس کا دل نہیں چاہتا کہ واپس دوں تم میں یہ بری باتیں نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔"

(بدر جلد ۹ نمبر ۵ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۰۹ء)

بحوالہ خطبات نور جلد دوم صفحہ ۴۵۰

پبلشر مسعود احمد ، پرنٹر سید عبدالحی ، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھ

غمخواری و ہمدردیٔ نوعِ انسان کے متعلق

رحمۃ للعالمینؐ کا اُسوۂ حسنہ

مامورینِ الٰہی کے مخالفین کا ہمیشہ سے دستور رہا ہے کہ جب وہ اپنی غالب اکثریت قوت و اقتدار اور وسائل کی بہتات کے باوجود انہیں اور ان کے غریب و بے کس ساتھیوں کو جادۂ حق سے منحرف کرنے میں کسی طور بھی کامیاب ہو نہیں پاتے تو وہ درجہ بدرجہ ظلم کو اس کی انتہاء تک پہنچانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ابتداء میں وہ مومنوں کو انفرادی طور پر ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ کسی طور بھی حق کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہیں تو وہ اجتماعی تعذیب کا منصوبہ بنا کر ان پر عرصہ حیات تنگ کرنے پر اُتر آتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ ان کی ہستی کالعدم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ان کے کالعدم ہونے سے حق خود بخود نابود ہو جائے گا۔

خود خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر وہ کون سے مظالم تھے جو کفار مکہ نے روا نہ رکھے۔ بالآخر قریش نے جب مسلسل سات سال تک مسلمانوں کو قسم ہا قسم کی اذیتیں پہنچانے کے بعد دیکھا کہ ہماری مخالفانہ کوششوں کے باوجود اسلام کا دائرہ پھیلتا جاتا ہے اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان اور تمام دوسرے مسلمانوں کا ہر قسم کا اقتصادی اور سوشل بائیکاٹ کر کے انہیں یقینی موت اور تباہی سے دوچار کر دیا جائے۔ چنانچہ تمام قبائل نے ایک معاہدہ مرتب کیا کہ کوئی شخص اور نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے قرابت کرے گا، نہ ان کے ہاتھ خرید و فروخت کرے گا، نہ ان سے ملے گا، نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دے گا جب تک وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کے لئے حوالہ نہ کر دیں۔ ان حالات سے مجبور ہو کر ابوطالب خاندان ہاشم اور دیگر مسلمانوں کے ہمراہ شعب ابی طالب میں پناہ گزین ہوئے۔ کفار مکہ کی طرف سے مسلمانوں کا یہ محاصرہ ہفتہ دو ہفتہ نہیں مسلسل تین سال تک جاری رہا۔ یہ زمانہ اس قدر تنگی اور تکلیف میں گزرا کہ مسلمان بعض درختوں کی پتیاں کھا کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ ابن سعدؓ نے روایت کی ہے کہ بچے بھوک سے روتے اور بلکتے تھے تو ان کی آواز باہر دُور تک سُنائی دیتی تھی۔ سنگدل کفار ان کی آوازیں سُن سُن کر خوش ہوتے تھے اور کھانے پینے کا کوئی سامان ان تک پہنچنے نہ دیتے تھے۔ اگر کوئی رحم کھا کر اناج وغیرہ مسلمانوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا تو اس کا مؤاخذہ کیا جاتا تھا۔ الغرض مسلمانوں نے یہ تین سال انتہائی اذیت میں گزارے۔ آخر خود کفار میں سے ہی بعض لوگوں کو احساس ہوا کہ وہ انسانیت سوز مظالم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کی کوششوں سے محاصرہ ختم ہوا اور مسلمانوں کو اس اجتماعی تعذیب سے نجات ملی۔

اس واقعہ کے گیارہ اور ہجرت مدینہ کے پانچ سال بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے کہ مکہ کی پوری آبادی بعینہٖ اُنہی اذیت ناک حالات سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہی جن سے انہوں نے شعب ابی طالب میں مسلمانوں کو دوچار کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تھا حالت جنگ کے باوجود ہمدردیٔ نوعِ انسان کے عدیم النظیر جذبے کے ماتحت اہل مکہ کو ان اذیت ناک حالات سے نجات دلائی۔

ہوا یوں کہ ۵ ہجری میں جبکہ کفار مکہ اور مسلمانوں کے مابین حالت جنگ جاری تھی یمامہ کا نہایت بااثر رئیس ثمامہ بن اثال دورانِ سفر مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر دربار نبویؐ میں پیش کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو فوراً رہا کرنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ بہت احترام اور احسان کا سلوک فرمایا۔ وہ رؤف و رحیم نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ سلوک اور اخلاقِ کریمانہ سے اس قدر متاثر ہوا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد آنحضورؐ کی پیرویٔ اتباع اور اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھ کر وہاں سے واپس لوٹا۔ وطن واپس جاتے ہوئے وہ پہلے مدینہ سے مکہ گیا اور حرم میں داخل ہو کر کفار کے روبرو وہاں ببانگ دہل اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ کفار نے حسب عادت اس پر بہت لعن طعن کی اور اس کے ساتھ بہت توہین آمیز سلوک روا رکھا۔ اس پر اسے بہت طیش آیا۔ وہ یہ کہہ کر وہاں سے چل پڑا کہ خدا کی قسم یمامہ سے غلہ کا ایک دانہ بھی مکہ میں نہیں آنے دوں گا۔ مکہ میں تمام غلہ یمامہ سے ہی آتا تھا۔ غلہ کی ترسیل بند ہونے پر مکہ میں شدید قحط پڑ گیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ گیارہ سال قبل شعب ابی طالب میں مسلمانوں کو محصور کر کے انہیں درختوں کے پتے کھانے پر مجبور کر دینے والے خود سُوکھا ہوا گوبر اور جانوروں کا جما ہوا خون کھا کھا کر گزارہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔

بھوک کے ہاتھوں تنگ آ کر کفار مکہ نے ابوسفیان بن حرب کو سفیر کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ بھجوایا۔ اُس نے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا بیان کیا اور کہا۔۔ "اے محمدؐ! میں تمہیں اللہ اور قرابت داری کا واسطہ دیکر کہتا ہوں ہم پر رحم کرو۔ کیا یہ مناسب ہے کہ تمہاری قوم تو گوبر اور خون کھا کھا کر گزارہ کرے اور تم مدینہ میں آرام سے بسر کرو۔" اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر چاہتے تو کفار مکہ کو ان کی سفاکی کا مزہ چکھا سکتے تھے جبکہ انہوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو شعب ابی طالب کی گھاٹی میں مسلسل تین سال تک محصور رکھ کر اور کھانے پینے کی اشیاء تک سے محروم رکھ کر ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا اور بے بس و بے کس مسلمان درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کرتے رہے تھے اور کفار ان کے بھوک سے بلکنے والے بچوں کی دردناک آوازیں سُن سُن کر خوش ہوا کرتے تھے۔ آج ایک موقع ہاتھ آیا تھا کہ آنحضورؐ اُن کے اس ظلم کا بدلہ چکا سکتے تھے۔ لیکن آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے رؤف و رحیم اور تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا اور اپنی صفات میں سے صفت رب العالمین کا بھی مظہر بنایا تھا۔ آپؐ مکہ والوں کے لئے غلہ کی ترسیل پر پابندی اور ان پر رزق کی تنگی کا حال سُن کر تڑپ اُٹھے۔ آپؐ نے ایک لمحہ کیلئے بھی یہ خیال نہ فرمایا کہ یہ لوگ مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہیں انہوں نے خود مسلمانوں کو بھوکا مار دینے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی اور مسلسل تین سال تک ان پر عرصہ حیات تنگ کئے رکھا تھا۔ ہمدردیٔ نوعِ انسان کے عدیم النظیر جذبہ کے تحت آپؐ نے فوراً ہی ثمامہ بن اثال کے نام ایک خط بھجوایا جس میں اُسے حکم دیا کہ وہ بلا توقف مکہ میں غلہ بھجوانا شروع کر دے۔ حضورؐ کا حکم پہنچتے ہی ثمامہ نے غلہ کی ترسیل شروع کر دی اور اس طرح آپؐ کے ذریعہ مکہ والوں پر غلہ کی ترسیل پر پابندی ختم ہوئی اور ان کی بھوک دُور ہونے کے سامان ہوئے۔

غمخواری و ہمدردیٔ نوعِ انسان کے بارہ میں یہ ہے وہ اسوۂ حسنہ جو رؤف و رحیم، رحمۃ للعالمین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حقیقی متبعین کے لئے پیش فرمایا۔ آپؐ نے خون کے پیاسے دشمنوں کے لئے بھی یہ گوارا نہ فرمایا کہ محض اختلاف مذہب اور اختلافِ عقیدہ کی بناء پر غلہ کی ترسیل بند کر کے اور کھانے پینے کی اشیاء تک سے انہیں محروم کر کے انہیں اور ان کے بچوں کو بھوک اور پیاس کی شدت سے تڑپ تڑپ کر مرنے پر مجبور کر دیا جائے چہ جائیکہ خود کلمہ گو مسلمانوں کے ایک طبقہ کیساتھ ایسا سلوک روا رکھا جائے۔ آپؐ ظلم کی بیخ کنی کے لئے مبعوث ہوئے تھے نہ کہ دنیا میں ظلم کو رواج دینے اور اسے عام کرنے کی غرض سے۔ آپؐ نے نہ صرف ظلم کی بیخ کنی فرمائی بلکہ رحمت و رافت، محبت و اخوت اور شرف انسانی کی حفاظت کا ایسا اعلیٰ نمونہ قائم فرمایا جو قیامت تک نوعِ انسانی کیلئے اسوۂ حسنہ کا کام دیتا رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائلِ اسلام

بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳)

"جو لوگ دانستہ کج بحثی کرتے ہیں اور اسلام کے دلائل کو توڑ نہیں سکتے کیا ہم خیال کر سکتے ہیں کہ وہ معذور ہیں اور اسلام تو ایک زندہ مذہب ہے جو شخص زندہ اور مردہ میں فرق کر سکتا ہے وہ کیوں اسلام کو ترک کرتا اور مردہ مذہب کو قبول کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس زمانہ میں بھی اسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کرتا ہے اور جیسا کہ اس بارہ میں میں خود صاحب تجربہ ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا۔ کیا کوئی ہے؟ کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔ ہزارہا نشان خدا نے محض اس لئے مجھے دئیے ہیں کہ تا دشمن معلوم کرے کہ دین اسلام سچا ہے میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اس کی عزت چاہتا جس کیلئے میں بھیجا گیا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۷۶)

"کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ اسلام کی برکات کا نمونہ موجود نہ ہو۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

"میں سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی تاثیرات اور انوار و برکات کے لئے کسی گذشتہ قصہ کا حوالہ نہیں دیتا اور نہ صرف آئندہ کے وعدہ ہی پر رکھتا ہے بلکہ اسکے پھل اور آثار ہر وقت اور ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں اور اسی دنیا میں ایک سچا مسلمان ان ثمرات کو چکھ لیتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

"یہ اسلام کی خصوصیات ہیں کہ اسلام نری تعلیم ہی نہیں دیتا بلکہ جب انسان اس تعلیم پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے تصرفات اور آیات بھی دکھاتا ہے چنانچہ جب وہ اپنے نفس کا تزکیہ کرتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے تو وہ آیات اللہ کو دیکھتا ہے جس سے اس کا ایمان عرفان کے رنگ میں مضبوط ہو جاتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

"میں یہ کہتا ہوں کہ اسلام کی برکات اور تاثیرات جیسے پہلے تھیں ویسے ہی اب بھی ہیں وہ خدا اپنے تصرفات اب بھی دکھاتا ہے اور کلام کرتا ہے۔۔۔ اسلام زندہ مذہب اور ہماری کتاب زندہ کتاب اور ہمارا خدا زندہ خدا اور ہمارا رسول زندہ رسول۔ پھر اس کے برکات انوار اور تاثیرات مردہ کیونکر ہو سکتی ہیں۔"

(الحکم ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

اسلام ہی دین اللہ کہلانے کا مستحق ہے

"دنیا میں ایک دین اسلام ہی ہے جس کو دین اللہ کہنا چاہیئے جو سچا ذریعہ سکھلاتا اور نجات کی حقیقی راہیں اس کے طالبوں کے لئے پیش کرتا ہے اور آخرت کی رستگاری کے لئے کسی بے گناہ کو پھانسی دینا نہیں چاہتا اور نہ انسان کو بخشش الٰہی سے ایسا نومید کرتا ہے کہ جب تک ایسا گنہگار انسان کروڑہا برس دوزخ وغیرہ جہنمات کی جون میں نہ پڑے تب تک کوئی سبیل اور کوئی چارہ اور کوئی علاج اس کے گناہ بخشے جانے کا نہیں۔۔۔ قرآن کریم میں نجات کی وہ صاف اور سیدھی اور پاک راہیں بتلائی گئی ہیں کہ جن سے نہ تو انسان کو خدا تعالیٰ سے نومیدی پیدا ہوتی ہے اور نہ خدا تعالیٰ کو کوئی ایسا نالائق کام کرنا پڑتا ہے کہ گناہ تو کوئی کرے اور سزا دوسرے کو دی جاوے۔"

(اشتہار آتھم کا اسلام اگست ۱۸۹۲ء)

کامل اخلاقی تعلیم دینے والا دین

"میں پھر دوسرے دین میں کامل اخلاقی تعلیم بجز اسلام اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء)

مسلم اور غیر مسلم میں ما بہ الامتیاز

"ایک مسلمان کا کشف جس قدر صاف ہوگا اس قدر غیر مسلم کا ہرگز صاف نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ایک مسلم اور غیر مسلم میں تمیز رکھتا ہے اور فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔"

البدر ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء

اسلام کا متبع صفات الٰہیہ بیان کرنے میں شرمندہ نہیں ہوتا

"اگر ایک مجلس میں اللہ تعالیٰ کے صفات بیان کئے جاویں اور اس میں آریہ عیسائی اور مسلمان موجود ہوں تو اگر کسی کا ضمیر مر نہیں گیا تو بجز مسلمان کے ہر ایک خدا تعالیٰ کے صفات بیان کرنے سے شرمندہ ہوگا۔"

الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء

اعتقادی اور علمی غلطیوں سے مبرا دین

"آج جس قدر مذاہب موجود ہیں ان میں کوئی بھی مذہب بجز اسلام کے ایسا نہیں جو اعتقادی اور علمی غلطیوں سے مبرا ہو وہ سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے جس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان اپنی گناہ آلود زندگی سے نجات پاتا ہے وہ اسلام کے سوا نہیں مل سکتا۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

اسلام کی ایک بہت بڑی خاصیت

"اسلام میں بہت بڑی خاصیت یہ ہے کہ انسان جس مطلب کے لئے بنایا گیا ہے وہ اسلام کے سوا حاصل نہیں ہو سکتا وہ کیا ہے؟ یہ کہ خدا تعالیٰ کی محبت بڑھے اور اس کی معرفت ترقی کرنے میں سے وہ ایک کامل شوق و ذوق رکھے اور اس کی عبادت کرے لیکن یہ مطلب کبھی پورا نہیں ہو سکتا جب تک تعلیم اور ہدایت کامل نہ ہو اور پھر اس تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنے کے جو نتائج اور ثمرات ہیں ان کا نمونہ موجود نہ ہو جس کو دیکھ کر معلوم ہو کہ خدا قادر خدا ہے۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے

اسلام اور دوسرے مذاہب میں جو امتیاز ہے وہ یہی ہے کہ اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے اور پھر اسے ایک نئی زندگی عطا کی جاتی ہے جو بہشتی زندگی ہوتی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر قرآن شریف سے اعراض صوری یا معنوی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں اور اس کے غیروں میں فرقان رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے اس کی قدرتوں کے عجائبات وہ مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کی معرفت بڑھتی ہے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کو وہ حواس اور قویٰ دئیے جاتے ہیں کہ وہ ان چیزوں اور اسرار کو مشاہدہ کرتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھتے وہ ان باتوں کو سنتا ہے کہ اوروں کو اس کی خبر نہیں۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

اسلامی شریعت کی حفاظت کا بڑا ذریعہ

"یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں چنانچہ میں اس وقت اسی ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اس کی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی بیشک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن شریف) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ قرآن شریف کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ توریت یا کسی اور کتاب کے لئے نہیں اسلئے ان کتابوں میں انسانی چالاکیوں نے اپنا کام کیا۔ قرآن شریف کی حفاظت کا یہ بڑا زبردست ذریعہ ہے کہ اس کی تاثیرات کا تازہ بتازہ ثبوت ملتا رہتا ہے اور یہود نے چونکہ توریت کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور ان میں کوئی اثر اور قوت باقی نہیں رہی جو ان کی موت پر دلالت کرتی ہے۔"

(الحکم [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل اور زندہ مذہب

"اب صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کامل اور زندہ مذہب ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت شوکت ظاہر ہو اور اسی مقصد کو لیکر میں آیا ہوں"

(الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ

"خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے۔ اسلام اور دعائے فاتحہ ہے یعنی اول اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے تمام اسلام کا مغز یہ دونوں چیزیں ہیں اسلام اور دعائے فاتحہ دنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہے بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانون قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصال الٰہی کیلئے مقرر کیا ہے۔ اور وہی خدا کو پاتے ہیں۔ کہ جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے۔ اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے۔ اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مر جاتے ہیں اسی حالت کا نام قرآن شریف کی رو سے اسلام ہے اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کی موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم از سرِ نو زندہ ہوتے ہیں۔ اسی دوسری زندگی کے لئے الہام الٰہی ہونا ضروری ہے اسی مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقاء الٰہی ہے یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کو آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کو قوت دی جاتی ہے اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن کی جاتی ہیں۔ اور پاک زندگی کی کشش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔ اسی درجہ پر آ کر خدا انسان کی آنکھ ہو جاتا ہے۔ جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور زبان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ بولتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ حملہ کرتا ہے اور کان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور پیر ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ چلتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸۰-۱۸۱)

اسلام نے ایسا خدا پیش کیا ہے جو بناوٹ سے پاک ہے

"خوب سوچو اور سمجھو کہ سچے مذہب کا خدا ایسا مطابق عقل اور نور فطرت چاہیئے کہ جس کا وجود اُن لوگوں پر بھی حجت ہو سکے جو عقل تو رکھتے ہیں مگر ان کو کتاب نہیں ملی غرض وہ خدا ایسا چاہیئے جس میں کسی زبردستی اور بناوٹ کی بو نہ پائی جائے سو یاد رہے کہ یہ کمال اس خدا میں ہے۔ جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ اور دنیا کے تمام مذہب والوں نے یا تو اصل خدا کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ جیسا کہ عیسائی اور یا نا واجب صفات اور اخلاق ذمیمہ اس کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جیسا کہ یہودی اور یا واجب صفات سے اس کو علیحدہ کر دیا ہے جیسا کہ مشرکین اور آریہ مگر اسلام کا خدا وہی سچا خدا ہے جو آئینہ قانونِ قدرت اور صحیفۂ فطرت سے نظر آ رہا ہے۔ اسلام نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا بلکہ وہی خدا پیش کیا ہے جو انسان کو نورِ قلب اور انسان کا کانشنس اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے اور دوسری علامت سچے مذہب کی یہ ہے کہ مُردہ مذہب نہ ہو بلکہ جن برکتوں اور عظمتوں کی ابتدا میں اس میں تخم ریزی کی گئی تھی وہ تمام برکتیں اور عظمتیں نوع انسان کی بھلائی کیلئے اس میں اخیر دنیا تک موجود رہیں تا موجودہ نشان گذشتہ نشانوں کے لئے مصدق ہو کر اس سچائی کے نور کو قصہ کے رنگ میں نہ ہونے دیں سو میں ایک مدت دراز سے لکھ رہا ہوں کہ جس نبوت کا ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا تھا۔ اور جو دلائل آسمانی نشانوں کے آنجناب نے پیش کئے تھے۔ وہ اب تک موجود ہیں اور پیروی کرنے والوں کو ملتے ہیں تا وہ معرفت کے مقام تک پہنچ جائیں اور زندہ خدا کو براہ راست دیکھ لیں۔ مگر جن نشانوں کو یسوع کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جن کا دنیا میں نام و نشان نہیں صرف قصے ہیں۔ لہٰذا یہ مُردہ پرستی کا مذہب اپنے مُردہ معبود کی طرح مُردہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک سچائی کا بیان صرف قصوں تک کفایت نہیں کر سکتا کونسی قوم دنیا میں ہے جس کے پاس کرامتوں اور معجزوں کے قصے نہیں پس یہ اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ وہ صرف قصوں کی ناقص اور ناتمام تسلی کو پیش نہیں کرتا بلکہ وہ ڈھونڈنے والوں کو زندہ نشانوں سے اطمینان بخشتا ہے۔ ......

...... زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے اور کم سے کم یہ کہ ہم بلا واسطہ ملہم کو دیکھ سکیں سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے وہ مُردے ہیں کہ خدا جن سے اب کو ہمکلام نہیں ہو سکتا۔ اس کے نشان نہیں دکھلا سکتا۔"

(الاشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنے والا مذہب

"میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے۔ ان کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے اور مُردار کھانے میں کیا لذت۔ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا آج وہ "ایک مسلمان" کے دل میں کلام کر رہا ہے"

(اشتہار تمام حجت ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء)

راست بازی اور تقویٰ کی تعلیم دینے والا دین

"اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اس کے پیرو ہر ایک انسان کے قول و فعل کو راست بازی اور تقویٰ کے پیمانہ سے ناپتے ہیں اور اگر اس کے مخالف پاتے ہیں تو پھر فی الفور اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔"

(اشتہار ۵ مارچ ۱۸۹۷ء)

شدھ ہونے کا طریق صرف اسلام ہے

"شدھ ہونے کا طریق صرف اسلام ہے جس میں داخل ہو کر انسان قادر خدا کے ساتھ باتیں کرنے لگتا ہے زندہ خدا کا مزہ اسی دن آتا ہے۔ اور اسی دن اس کا پتہ لگتا ہے جب انسان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوتا ہے اس خدا کے سوا باقی سب بیہودہ قصے ہیں کہ لوگوں کی غلطیوں سے قوموں میں رواج پا گئے ہیں ......

اسلام کا سچا اور قادر خدا ہمیشہ اپنے زندہ نشان دکھلاتا ہے۔ اس خدا کا تابع ہرگز یہ نہیں کہتا کہ میرے خدا کی قدرتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں"

(اشتہار ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء)

روشن مذہب جس کے ساتھ الٰہی تدابیر ہر وقت شامل ہیں

"میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ روشن مذہب اسلام ہے جس کے ساتھ خدا کی تدبیریں ہر وقت شامل ہیں کیا ہی بزرگ قدر وہ رسول ہے۔ جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے تب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں زندہ خدا کا مزہ ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں باقی سب مُردہ پرستیاں ہیں"

(اشتہار ۱۸ اپریل ۱۸۹۷ء)

بے مثال آسمانی قوتوں والا مذہب

"آسمانی قوتیں جس قدر اسلام میں ہیں کسی دین میں نہیں ہیں۔ اسلام تلوار کا محتاج ہرگز نہیں"

(سراج منیر صفحہ ۸۱)

شکریہ احباب!

خاکساران سب بہن بھائیوں کا تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے والدہ صاحبہ کی وفات پر [illegible] بر تشریف لا کر تعزیت [illegible] خطوط لکھنے کے ذریعہ ہماری [illegible] اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے [illegible] فرمائے [illegible]

مبارک [illegible]

[illegible] آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۱۰)

مسل نمبر ۲۱۷۶۲

میں عبدالغنی ولد میاں خیرالدین صاحب قوم راجپوت پیشہ بیکار عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے بھابڑیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک مکان محلہ سرائے بھابڑیاں ضلع سیالکوٹ قیمت اندازاً ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ بابو عبدالغنی مکان ۳۵/۹۴۴ محلہ سرائے بھابڑیاں سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ کمال الدین۔ (پسر موصی) سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد:۔ قاسم الدین محلہ حکیم حسام الدین مکان ۳۴/۱۲ سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۷۶۳

میں ملک عبدالرحمٰن ولد ملک نوردین صاحب قوم ملک پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن نواب شاہ (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا ماہوار جیب خرچ جو اسوقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ ملک عبدالرحمٰن معرفت محمود ہال۔ لیاقت مارکیٹ نواب شاہ (سندھ) گواہ شد:۔ انجنیئر محمود مجیب اصغر بھیروی وصیت ۱۷۹۶۳ نواب شاہ۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر عبدالقدوس زعیم انصاراللہ۔ مارکیٹ روڈ۔ نواب شاہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۶۴

میں ملک منصور احمد ظفر ولد ملک عبدالرحمٰن صاحب قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ (سندھ) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۸۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کردیجائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک منصور احمد ظفر۔ لطیف آباد ۱/۱ نزد ڈسٹرکٹ کونسل۔ نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد:۔ انجنیئر محمود مجیب اصغر۔ وصیت نمبر ۱۷۵۶۳ نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد:۔ محمد یوسف احمدی۔ کریانہ مرچنٹ۔ قائد خدام الاحمدیہ خیرپور۔ سندھ۔

اعلان

مجھے کچھ نقدی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو۔ نشانی بتا کر لے جائیں۔
ڈاکٹر رشید احمد
دارالرحمت غربی۔ ربوہ

بعثت حضرت مسیح موعودؑ کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں قرآن مجید کے خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹)

آپ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھ کر حضورؑ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ اور صحیح معنوں میں انصار اللہ بن سکتے ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

عہدیداران خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"اصل چیز ذکر الٰہی، خدا تعالیٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر ذکر الٰہی کی اہمیت واضح کریں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں اور انہیں مساجد میں زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت ڈالیں۔" (الفضل ۷ ستمبر ۱۹۴۲ء)

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلام آباد یونیورسٹی

نوٹس داخلہ

ایم ایس سی۔ فرسٹ سمسٹر (ستمبر ۷۴ء تا دسمبر ۷۴ء) کے مندرجہ ذیل کورسز کے لئے مجوزہ فارموں پر داخلہ کیلئے درخواستیں ۱۸/۸/۷۴ تک مطلوب ہیں۔

مضامین:۔ ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ بوٹنی۔ جیو فزکس۔ اکنامکس۔ ہسٹری۔ پاکستان سٹڈیز۔ یو ایس سٹڈیز۔ انٹرنیشنل ریلیشن۔

مطلوبہ قابلیت:۔ کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے بی اے/بی ایس سی میں متعلقہ مضمون۔ مضامین میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن۔ اچھا تعلیمی کیریئر۔

درخواستوں کی دو نقول جو مجوزہ فارم پر ہوں اور ان کے ساتھ قابلیت۔ کیریکٹر۔ ڈومی سائل۔ مائیگریشن (اصل) کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول بھیجیں۔

داخلہ فارم رجسٹرار کے دفتر سے ۲/- کا کراسڈ پوسٹل آرڈر جو کہ خزانچی یونیورسٹی آف اسلام آباد کے حق میں ہو پیش کر کے حاصل ہو سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کیلئے دیکھیں "امروز" مورخہ ۲۸/۷/۷۴

مزید تفصیلات کیلئے چوہدری ارشد علی صاحب ابن چوہدری فرزند علی صاحب ۵/۱۴ دارالرحمت غربی ربوہ سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ (امروز مورخہ ۲۸/۷/۷۴)

(ناظر تعلیم)

ولادت

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۷۴ء کو خدا تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "علی سفیان ناصر" تجویز ہوا ہے۔ نومولود عبدالرشید صاحب غوری (مرحوم) آف گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب کا پوتا اور خان عیسیٰ خان صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین کینال آفس آف شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اسلام اور احمدیت کا سچا خادم اور نڈر مجاہد بنائے۔ دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین (ناصر رشید نیشنل بینک آف پاکستان لائل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کی عمارت کو طہارت اور پاکیزگی کی بنیادوں پر قائم کریں!

یہی وہ طریق ہے جسے اختیار کرنے سے ہم دین و دنیا کی برکات اور حسنات کے وارث بن سکتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں جو تقریر ارشاد فرمائی اس کے آخر میں فرمایا:۔

"سچائی کے اوپر پختگی سے قائم ہونا چاہیئے۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دنیا اس کو پسند نہیں کرے گی۔ ہمیں کئی دفعہ تکلیفیں دی گئیں (میں اس وقت تفصیل میں نہیں جاسکتا) تکلیف اس وجہ سے کہ آگے سے جواب یہ دیا جاتا ہے کہ چونکہ آپ جھوٹ بولنے کے لئے تیار نہیں اس لئے آپ کو یہ حق نہیں مل سکتا۔ یہ بات ٹھیک ہے ہم اپنا حق جھوٹ بول کر نہیں لینا چاہتے۔ مثالیں میں خاص وجہ سے نہیں دے رہا لیکن بہرحال یہ بھی ہوتا رہتا ہے کہ آپ جھوٹ بولیں گے تو آپ کو اپنا حق ملے گا ورنہ نہیں مل سکتا۔ ہم حق چھوڑتے ہیں لیکن سچ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ جذبہ ہر احمدی کے اندر پیدا ہونا چاہیئے اور سچ بولنے کی پختہ عادت ڈالنی چاہیئے۔ یعنی سچ بولنا اس کی سوچ اور اس کی روح اور اس کے دماغ کا حصہ بن جانا چاہیئے۔۔

پس خلاصہ یہ کہ پرہیزگاری کی عادت ہو۔ دراصل پرہیزگاری یعنی بری چیزوں سے بچنا بنیاد ہے۔ جب تک بری چیزوں سے بچا نہ جائے اچھی چیزیں حاصل نہیں ہوسکتیں۔ جب تک بنیاد اچھی ریت اور پختہ روڑی پر نہ ہو مکان کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اگر کوئی شخص بنیاد میں گاؤں یا شہر کا گند یا کوڑا کرکٹ ڈال دے اور یہ سمجھے کہ اس کے اوپر وہ ایک پختہ عمارت کھڑی کر دے گا جو اس کے بیوی بچوں پر نہیں گرے گی اور ان کی ہلاکت کا باعث نہیں بنے گی وہ جاہل ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی زندگی کی عمارت کی بنیاد میں پرہیزگاری اور پاکیزگی اور طہارت کو نہیں رکھتا اور ان چیزوں پر جو مثبت قسم کے اثرات ہیں ان کی عمارت قائم نہیں کرتا اس کو ہر لمحہ اور ہر لحظہ ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث نہیں بن سکتا ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی زندگی کی عمارت کو طہارت اور پاکیزگی کی بنیادوں پر قائم کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی عمارت بنائی جاتی ہے اور جو ہمارے لئے نمونہ ہوتی ہے اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

"لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى
التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ
اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ"

(التوبہ آیت ۱۰۸)

یعنی اللہ تعالیٰ کا جو گھر تقویٰ کی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے کی اجازت ہے کیونکہ وہیں وہ موثر ہو سکتی ہے۔ یہی حال ہمارے گھروں کا ہے۔ ہمارے گھروں کی بنیاد بھی تقوے اور طہارت پر ہونی چاہیئے تاکہ ہم اور ہمارے بچوں کی تربیت ایسے رنگ میں ہو کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو ہم حاصل کرنے والے ہوں اور دین و دنیا کی برکات اور حسنات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسا ہی بنائے۔

اب میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور دشمن اور مخالف کے ہر وار کو اپنی ڈھال پر روکے اور وہ آپ تک نہ پہنچ سکے۔ اور آپ کو توفیق دے کہ آپ ظاہری اور باطنی پاکیزگی اور طہارت کے مالک ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو خالص طہارت کا سرچشمہ اور منبع ہے جو شخص گندا ہے اس سے وہ پیار نہیں کرسکتا۔ خدا کرے کہ میں اور آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہمیشہ ہی پاک ٹھہریں اور پاکیزہ ہی قرار دئے جائیں تاکہ اسکی نگاہ میں اس کے پیار اور اس کی رضا اور اس کی رحمتوں کے حقدار سمجھے جائیں۔"

(الفضل ۱۲ر مئی ۱۹۷۱ء صفحہ ۱)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز یکم ستمبر کو ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس اور غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ ایسے طلباء جنہوں نے امسال میٹرک پاس کیا ہے یا ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے کا امتحان دیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ائیر تا فورتھ ائیر کا داخلہ ۲۰ر اگست ۱۹۷۴ء سے شروع ہوگا۔

معیار داخلہ:۔ میٹرک یا ایف۔ اے پاس

لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل طبیہ کالج ربوہ)

انصار اللہ اور شجرکاری

حکومت کی طرف سے ماہ رواں میں مورخہ ۹ر اگست بروز جمعہ ہفتہ شجرکاری کا افتتاح ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس انصار اللہ سے بھرپور تعاون کی درخواست کرتا ہوں اس سلسلہ میں مساعی کے نتیجہ سے قیادت ہذا کو اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ میں بارشوں کا سلسلہ

ربوہ ۷ر اگست۔ ربوہ میں گذشتہ دو روز سے علی الصبح بارش ہوتی ہے پرسوں ۵ر اگست کو پونے چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک بہت تیز بارش ہوئی بعد میں بھی وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہوتی رہی۔ ۶ر اگست کو نماز فجر کے بعد بارش ہوئی اور آج پھر علی الصبح پونے چار بجے سے ساڑھے چھ بجے تک ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی۔ مطلع آج بھی جزوی طور پر ابر آلود ہے اور موسم خوشگوار۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴